ہر صورت کے خلاف اور طاغوت کی ہر سرگرمی کے خلاف جہاد جاری رکھیں ___ نیکی کو غالب کرنے اور بدی کو ملیامیٹ کرنے کے لیے متحد و منظم ہو کر تمام تدبیریں اختیار کریں۔

کم سے کم اتنا تو ہو کہ ہر بار ربیع الاوّل کے آنے اور یادِ میلاد تازہ کرنے کے نتیجے میں ہر مرد و زن کم سے کم اپنی زندگی میں سے کوئی ایک ایسی چیز تو خارج کرے جسے حضورؐ نے منع فرمایا اور کوئی ایک ایسی چیز قبول کرے جسے حضورؐ نے لازم ٹھہرایا۔ محبتِ رسالت کا یہ ادنیٰ ترین عملی اظہار ایک ایسی تبدیلی کا پیرایۂ آغاز بن سکتا ہے جو دیر سویر آدمی کو ایمان و اسلام کی منزل تک پہنچا سکتا ہے۔

اگر اس کم سے کم درجے کی اصلاح پذیری اور فلاح یابی کے بھی ہم مستحق نہ بن سکیں تو پھر ہجوموں اور جلوسوں اور نعتوں اور قوالیوں اور جھنڈیوں اور محرابوں سے اسلام کا کیا واسطہ، اور ہمارے کھوکھلے اظہارِ مسرت کی خدا اور رسولؐ کے یہاں کیا قدر!

ربیع الاوّل کا مرکزی پیغام قرآن کے ان مبارک الفاظ میں ہمارے سامنے ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔

تصحیح

ترجمان القرآن نمبر ص ۱۳ میں النسائی کی شائع شدہ روایت میں غلطیاں رہ گئی ہیں، تصحیح کرلیں۔

۔ سطر ۲ میں صحیح عبارت یوں ہے۔ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ۔ (یہاں مضمون میں ہے وَاَبْشَرِ النَّاس۔)

۔ سطر ۳ میں صحیح لفظ ہے: بَعِیْرِہٖ (لکھا گیا تھا: بَعِیبرِہٖ)

۔ سطر ۴ میں صحیح لفظ ہے: یَاْتِیَہُ الموتُ (لکھا گیا تھا: یاتیہِ الموتُ)

۔ سطر ۴ ہونا چاہیے تھا: رَجُلاً فَاجِرًا (یہاں فاجراً چھوٹ گیا تھا)

۔ سطر ۵ میں صحیح عبارت: یَرْعَوِی اِلٰی شَیْءٍ مِّنْہُ (یہاں یوں لکھا گیا: یرعَوِی بشیءٍ منہُ)